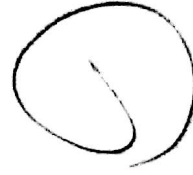


۱۱۰۸۷  
۲۹/۶/۹

From: Hammad Zubair [mailto:hammad.zubair@udld.biz]  
Sent: Wednesday, February 14, 2018 3:16 AM  
To: re-fatwa@darululoomkarachi.edu.pk  
Cc: 'Sheikh Talha ur rehman' <talha.rehman@udld.biz>



معزز مفتی کرام کے فتاویٰ میں نے پڑھ ہیں "میزان بینک"

کاراجارہ کے حوالے سے، مگر میں مزید تصدیق کرنا چاہتا ہوں کہ

کیا یہ "کارلون" میزان بینک سے لینا حلال ہے یا حرام ہے۔

اور یہ کہ میں یہ کارلون کاروباری

مقاصد کیلئے لینا چاہتا ہے، جس میں اگر مجھے یہ صورت پیش آئے کہ میں

کسی مہینے کی رقم وقت پہ ادا نہ کر سکا تو کیا جو اس پر کچھ فیصد رقم کا

اضافہ ہو جاتا ہے تو کیا وہ جائز ہوگا؟



(جواب منسک ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## الجواب حامدا ومصليا

ہماری معلومات کے مطابق میزان بینک فی الحال مستند علماء کرام کی زیر نگرانی شرعی اصولوں کے مطابق اپنے معاملات انجام دے رہا ہے۔ اس لئے بحالات موجودہ اس سے (کارلون) اجارہ کی بنیاد پر گاڑی لینا جائز ہے۔ اور کسی مہینے رقم وقت پر ادا نہ کر سکنے کی صورت میں اس رقم پر جو اضافہ ہوتا ہے وہ جرمانہ یا سود نہیں ہوتا بلکہ التزام تصدق کی بنیاد پر آپ کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے (یہ بات ایگریمنٹ میں طے ہوتی ہے) جو کہ بینک کے پاس امانت ہوتا ہے اور بینک اس رقم کو آپ کی طرف سے خیراتی کاموں میں خرچ کرتا ہے، اس لئے یہ اضافہ جائز ہے۔

تاہم چونکہ حالات بدلتے رہتے ہیں اس لئے میزان بینک کے معاملات کے متعلق سال میں کم از کم دو مرتبہ بینک کے شرعی مشیر جو مستند عالم دین ہوں ان سے معلومات حاصل کرتے رہیں، اگر وہ عالم بینک کے معاملات سے مطمئن ہوں اور آپ کو بھی اس عالم دین کے علم و تقویٰ پر اعتماد ہو تو بینک سے اپنا معاملہ جاری رکھا جائے ورنہ ختم کر دیا جائے۔

الجواب صحیح

واللہ سبحانہ اعلم

محمد ادریس

محمد ادریس سیالکوٹی کان اللہ  
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی  
۱۲/ شعبان المعظم / ۱۴۳۹ ہجری  
۲۹/ اپریل / ۲۰۱۸ء

الربیع  
الصحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی  
۱۳/ شعبان المعظم / ۱۴۳۹ ہجری



الجواب صحیح  
محمد یعقوب عزمی  
۱۳/ اپریل / ۲۰۱۸ء

